بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com

حوالہ/Ref تاریخ/Date

سچائی کے حوالے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کا ایمان افروز تذکرہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 17/اپریل 2026ء (۱۷ر شہادت ۱۴۰۵ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے۔

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورت یونس کی آیات ۱۷ اور ۱۸ کی تلاوت فرمائی جس کے بعد فرمایا: ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ اور تو انہیں کہہ کہ اللہ کی یہی مشیت ہوتی کہ اس کی جگہ کوئی اور تعلیم دی جاتی تو مَیں اسے تمہارے سامنے پڑھ کر نہ سناتا اور نہ وہ تمہیں اس تعلیم سے آگاہ کرتا۔ چنانچہ اس سے پہلے مَیں تم میں ایک عرصہ دراز گزار چکا ہوں کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ پھر تم ہی بتاؤ کہ جو اللہ پر بہتان باندھے یا اس کے نشانات کو جھٹلائے اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا۔ غرض یہ یقینی بات ہے کہ مجرم لوگ کامیاب نہیں ہوتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا ذکر ہو رہا ہے۔ آج آپؐ کے خُلق صداقت، سچائی، راستبازی کے بارے میں ذکر ہوگا۔

آپؐ کی سیرت کے واقعات میں آپؐ کی صداقت کی اعلیٰ ترین مثالیں ملتی ہیں۔ دشمن بھی آپؐ کی راستبازی کے اعلیٰ ترین معیار کا اقرار کئے بنا نہیں رہ سکتا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے ماننے والوں کو بھی یہی نصیحت فرمائی ہے کہ سچائی کے اعلیٰ ترین معیار قائم کرو۔ پس آج اس حوالے سے ہم سب کو اپنے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ یہ سچائی کے اعلیٰ ترین معیار ہی ہیں جو ہماری زندگی کے ہر لمحے میں کامیابی کی ضمانت ہیں اور اسی طرح ہمارے لیے تبلیغ کے راستے بھی کھولنے والے ہیں۔

حضور فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاک زندگی کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق دیکھتے ہیں کہ آپؐ کے دشمنوں نے بھی اقرار کیا کہ آپؐ صادق و امین تھے اور انہوں نے کوئی الزام نہ لگایا۔ دشمن نے بھی آپؐ کی صداقت اور پاکیزگی کی شہادت دی۔

فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وہ کون سی چیز تھی جو مخالفین پر اثر کرتی تھی۔ وہ قرآن کریم سے ابتداءً متاثر نہیں ہوئے بلکہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پہلی زندگی تھی آپؐ ان میں رہے آپؐ کی دیانت، راستبازی اور ہمدردی خلائق اور ایثار تھا جو اُن پر اثر کرتا تھا۔ دعویٰ سے پہلے آپؐ انہیں شرک سے منع نہیں کرتے تھے کیونکہ حکمِ خداوندی نہ تھا مگر آپؐ خود مشرک نہ تھے۔ پس آپؐ کے طور طریقے کی خوبی ہی تھی جس کا اثر تھا اور یہ اثر اندر ہی اندر کھاتا جاتا تھا۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں خدا تعالیٰ نے ہمارے سید و مولیٰ، نبی آخر الزمان جو سید المتقین تھے کو انواع و اقسام کی تائیدات سے مظفر اور منصور کیا۔ گو اوائل میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی طرح داغِ ہجرت آپؐ کے بھی نصیب ہوا مگر وہی ہجرت فتح و نصرت کے مبادی اپنے اندر رکھتی تھی۔ سوائے دوستو! یقیناً سمجھو کہ متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا۔ جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت کو انتہا تک پہنچاتے ہیں تو وہ فریق جو خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے آسمان سے اُس کے لیے مدد نازل ہوتی ہے۔ اس طرح آسمانی فیصلے سے مذہبی جھگڑے انفصال پا جاتے ہیں۔

فرمایا: اللہ جلّ شانہٗ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ **وانك لعلیٰ خلق عظیم** یعنی تُو ایک بزرگ خُلق پر قائم ہے۔ یعنی تمام قسمیں اخلاق کی ... تجھ میں جمع ہیں۔ غرض جس قدر انسان کے دل میں قوتیں پائی جاتی ہیں ... تمام طبعی حالتیں عقل اور تدبر کے مشورے سے اپنے اپنے محل پر ظاہر کی جائیں گی تو ان سب کا نام اخلاق ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سچائی کو دنیا میں پھیلانے کے لیے آئے تھے اس لیے مختلف مواقع پر آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو بھی سچائی اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

تم پر سچ فرض ہے کیونکہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنّت کی طرف لے جاتی ہے۔ کوئی شخص مسلسل سچ بولتا ہے اور سچ کی جستجو میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے یہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ تم لوگ جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ بدکاری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکاری آگ کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے یہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔ ایک اَور موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ بے شک جھوٹ کسی حال میں درست نہیں، نہ سنجیدگی میں اور نہ مذاق میں۔ نہ یہ کہ کوئی شخص اپنے بچّے سے وعدہ کرے اور اسے پورا نہ کرے۔

علامہ رازیؒ سورۃ التوبہ آیت ۱۱۹ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ مَیں ایسا شخص ہوں جو چاہتا ہے کہ وہ اپنی برائیوں سے بچے لیکن مجھ میں شراب، چوری، زنا اور جھوٹ کی عادتیں بہت زیادہ پائی جاتی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ آپؐ ان چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں۔ مجھ میں پوری طاقت نہیں کہ مَیں ان سب کو چھوڑ سکوں۔ اگر آپؐ ایک پر قناعت کریں تو مَیں آپؐ پر ایمان لے آؤں گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ٹھیک ہے تم جھوٹ کو چھوڑ دو۔ اس نے

جھوٹ چھوڑنے کا قول کرلیا اور مسلمان ہوگیا۔ پھر جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس سے نکلا تو اسے ان تمام برائیوں کے مواقع پیش آئے اور اس خیال سے کہ اگر وہ ان برائیوں میں آلودہ ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سے پوچھا تو اسے سچ بولنا ہوگا اور اس طرح وہ ان سب برائیوں سے بچتا چلا گیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دعویٰ نبوت پہنچا تو آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ مجھے آپؐ کے متعلق ایک بات پہنچی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! تمہیں میرے متعلق کیا بات پہنچی ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یہی کہ آپؐ لوگوں کو اللہ کی توحید کی طرف بلاتے ہیں اور آپؐ کہتے ہیں کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! میرے خدا نے مجھے بشیر اور نذیر بنایا ہے اور مجھے ابراہیم کی دعا بنایا ہے اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ اللہ کی قسم! مَیں نے کبھی آپؐ کو جھوٹ بولتے نہیں دیکھا۔ آپؐ اپنی امانت کی عظمت، صلہ رحمی اور اچھے اعمال کی وجہ سے نبوّت کے زیادہ حق دار ہیں۔ اپنا ہاتھ بڑھائیں تا کہ مَیں آپؐ کی بیعت کروں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا دستِ مبارک آگے کیا اور حضرت ابوبکرؓ نے آپؐ کی بیعت کی۔

حضرت خدیجہؓ نے آغازِ نزولِ وحی کے موقعے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امانت وصداقت پر جو عظیم الشان کلمات فرمائے ان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں غور کرو کہ پچپن سالہ بی بی، آپؐ کی ہم شہر، ہم قوم جو پندرہ سال سے آپؐ کے بیاہ میں ہے، کیا گواہی دیتی ہے۔ خدیجہؓ کی گواہی ایسے وقت میں جب آپؐ غمگین اور مضطرب تھے، غور کے قابل ہے۔ اگر آپؐ میں یہ صفات نہ ہوتیں تو خدیجہؓ کا بیان اُس وقت ہرگز تسلی بخش نہ ہوتا۔

شعبِ ابی طالب میں جب محصوری کا تیسرا سال ہونے کو آیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اپنے چچا ابوطالب کو اطلاع دی کہ بنو ہاشم کے بائیکاٹ کا جو معاہدہ خانہ کعبہ میں لٹکایا گیا تھا اس کی ساری عبارت کو اللہ کے ذکر کے سِوا دیمک کھا گئی ہے۔ حضرت ابوطالب کو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول پر ایسا یقین تھا کہ انہوں نے اپنے بھائیوں سے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے آج تک مجھ سے جھوٹ نہیں بولا۔ چنانچہ وہ اِن کے ساتھ سردارانِ قریش کے پاس گئے ان سے کہا کہ میرے بھتیجے نے مجھے یہ بتایا ہے اور اس نے مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ پس اگر میرا بھتیجا سچا نکلا تو تمہیں اپنے بائیکاٹ کے فیصلے سے پیچھے ہٹنا ہوگا اور اگر وہ جھوٹا نکلا تو مَیں اسے تمہارے حوالے کردوں گا۔ چاہو تو اسے قتل کرو چاہو تو زندہ رکھو۔ جب معاہدے کو دیکھا گیا تو وہ ایسے ہی تھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا۔ چنانچہ قریش اپنی قوم کے سامنے شرمندہ ہوگئے۔

فرمایا: ابوجہل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا دشمن تھا۔ مگر اس نے بھی ایک موقع پر کہہ دیا جو حضرت مصلح موعود نے بیان کیا

ہے کہ ہم تجھ کو جھوٹا نہیں کہتے ہم تو اس تعلیم کی تکذیب کرتے ہیں جسے تو پیش کر رہا ہے۔ گویا ابوجہل جیسا معاند اور سیاہ باطن انسان کا دل بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا کہنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ امیہ ابن خلف بھی آپ کا ایک شدید معاند تھا مگر ایک موقعہ پر اس کی زبان سے بھی یہ الفاظ نکل گئے کہ خدا کی قسم جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بات کرتا ہے تو سچی ہی کرتا ہے جھوٹ نہیں بولتا۔ کہتے ہیں جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔ محمد کا یہ کتنا بڑا جادو ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں سے بھی اپنی صداقت اور راستبازی تسلیم کروالی۔

مدینہ کے یہودیوں کی گواہی بھی ملتی ہے کہ مسلمانوں اور یہودی قبیلہ بنوقریظہ کے درمیان باہمی تعاون کا معاہدہ تھا۔ جنگ احزاب کے دوران بنونضیر کا سردار حیی بن اخطب بنوقریظہ کے ساتھ سردار کعب بن اسد قرظی کے پاس گیا اور اسے مسلمانوں سے معاہدہ توڑنے اور قریش کی مدد کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی تا کہ مسلمانوں کو شکست سے دوچار کیا جائے۔ اس موقع پر کعب بن اسد جو بنوقریظہ کا سردار اور مسلمانوں کا دشمن تھا کہہ اٹھا میں نے محمدؐ سے معاہدہ کیا ہوا ہے اور میں ہرگز اس معاہدے کو توڑنے والا نہیں ہوں اور میں نے آپ سے وفاداری اور صدق کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔

ایک موقع پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مَیں مزاح ضرور کرتا ہوں مگر اس میں بھی صرف سچی بات کرتا ہوں۔

اسی طرح فرمایا کہ ہلاکت ہے اُس شخص پر جو بات کرتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے تا کہ اس کی وجہ سے لوگ ہنس پڑیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کا ذاتی مقام تو سچ کے متعلق اتنا بالا تھا کہ آپ کی قوم نے آپ کا نام ہی صدیق رکھ دیا تھا۔ آپؐ اپنی جماعت کو بھی سچائی پر قائم رہنے کی ہمیشہ تلقین فرماتے تھے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ سچ ہی نیکی کی طرف توجہ دلاتا ہے اور نیکی ہی انسان کو جنت دلاتی ہے اور سچ کا اصل مقام یہ ہے کہ انسان سچ بولتا چلا جائے یہاں تک کہ خدا کے حضور بھی وہ سچا سمجھا جائے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ: آج ہر احمدی کا کام ہے کہ ہم اپنے جائزے لیں کہ ہمارے سچائی کے معیار کیا ہیں اور جو کمزوریاں ہیں انہیں ہم نے دور کرنا ہے۔

خطبے کے اختتام پر حضورِ انور نے محترمہ شاہدہ احمد صاحبہ اہلیہ مرزا نسیم احمد صاحب کی نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

☆......☆......☆

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَ ادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔